تصورِ دُعا قرآن کریم اور بائبل کی روشنی میں

ڈاکٹر عبدالرشید قادری

(1) دعا کا مفہوم:۔ دَعَا یَدعُو دُعاءً دَعوٰی لغوی معنی بلایا، پکارنا، مشورے کرنا نام رکھنا جیسے دَعوتُ النبی زیدًا (میں نے اپنے بیٹے کا نام زید رکھا) عبادت کرنا اور مدد طلب کرنے کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

المنجد:۔ میں دعا سے مراد یوں لیا گیا ہے۔

پکارنا، رغبت کرنا، مدد چاہنا (2)

علمی اردو لغت میں یوں لکھا ہے۔

''دعا کے معنی خدا سے مانگنا، التجاء، درخواست، استدعا۔ (3)

''GEM = میں دعا، Prayer = کی تعریف یوں کی گئی ہے۔

Request to God , a petition, supplication,

The form of a devotion (4)

F. Steirgass نے دعا کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

Pay attention, call, acclamation, prayer for blessing, felicitation, salutation, deprecation, cusse, prayer, request, invitation,

invocation. (5)

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں دعا کے اصطلاح معنی یوں بیان کیے ہیں۔

''دعا کا اصطلاحی معنی اللہ تعالیٰ سے استمداد و استخاش کے لیے اپنے یا کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف، اللہ تعالیٰ سے دعا تین طرح سے ہوتی ہے۔(1) اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرنے اور اس کی حمد و ثناء کر! جیسے کہا جائے یا اللہ لا الہ الا انت اور جیسے ربنا لک الحمد (2) اللہ تعالیٰ سے عفو رحمت ایسی چیزیں طلب کرنا جن سے اس کا قرب حاصل ہو جیسے اللّٰھم اغفر کنا۔ (3) دینا کی بھلائی کی درخواست کرنا جیسے اللّٰھم ارزقنی مالا و ولدا تہلیل و تمجید کو بھی دعا کہا جاتا ہے کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ سے جزا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔(6)

Webster,s Dictionary ۔ میں دعا سے مراد عبادت، تعریف، شکرانہ، اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔جیسا کہ بیان ہوا۔

Prayer, a humble communication in thoughtar speach to God as to an object of worship expressing Supplication, Thanksgivings, Praise, confession etc.

That Which is Prayed for God granted him his prayer, the liturgical formulation of a Communicaiton to God as to an object of worship, the lord, Prayuer.
a public as private seligious service consisting mainly of such formulations family prayers, the actor practice of praying, an entreaty made to some one a pryer to the king for mercy, (7)

امام ابن القیم الجوزیہؒ نے نصاری کی دعا اور دعا کا طریقہ یوں بتایا ہے۔

''جب نصاری دُعا کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو نجاست سے لت پت ہوتے ہیں ہشیاب ان کی پنڈنی اوران میں لگا رہتا ہے پھر وہ مشرق کی جانب رخ کر کے کھڑے ہوتے ہیں پھر چہرے پر ایک صلیب لٹکا کر اس مصلوب معبود کی عبادت کرتے ہیں پھر وہ اپنی دعا کو یوں شروع کرتے ہیں۔ اے ہمارے باپ تو آسمان میں ہے تیرا نام بابرکت ہے تیری بادشاھت تیرا ارادہ آسمان کی طرح زمین میں بھی ہے ہم کو ہمارے موافق روٹی دے۔ پھر

اپنے بغل والے شخص سے کلام بھی کرتے ہیں یہ گفتگو کبھی شراب اور سود کے بھاؤ کے بارے میں ہوتی ہے تو کبھی جوئے کی کمائی اور گھریلو پکوان کے متعلق وہ اپنی دعا میں حدث کرتے ہیں اور اگر پیشاب بھی لگ جائے تو اگر ممکن ہے تو اسی جگہ پیشاب بھی کرنے لگتے ہیں اور انسانوں کے ہاتھوں کڑھی ہوئی تصویروں کو ہکارتے ہیں۔(8)

یہودیوں کی دُعا اور نماز کے بارے میں امام ابن القیمؒ کی تحقیق یوں ہے۔

فارس کے بت سے بادشاہوں نے یہودیوں پر ختنہ کرنے سے پابندی عائد کر دی تھی، اور بہتوں کو بے ختنہ چھوڑا اور بہت سے بادشاہوں نے ان کو نماز اور دعا کرنے سے منع کر دیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ یہو دا پنی دعا میں ان بادشاہوں کی ہلاکت و بربادی کے لئے۔ دعائیں کرتے تھے البتہ صرف ارض الغان کو استثناء کرتے تھے جب بادشاہوں کی ان کی حالت دیکھی تو ان پر پابندی لگا دی کہ وہ نماز اور دعا نہ پڑھیں، پھر جب یہود نے بادشاہون کا یہ رویہ دیکھا تو انہوں نے الخزانہ کے نام سے اپنی نجماز و دعا گڑھی اور البا کے مختلف راگ والحان بتائے اور پھر اکٹھا ہو کر ان کو پڑھنے اور الانے لگے نماز اور خزانہ ایک ساتھ مل کر اور راگ سے پڑتے تھے۔ پھر

جبیا شاہان فامیں نے ان کو ناپسند کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم صرف گاتے ہُس اور اپنے نفسون پر نوح کرتے ہیں۔ لہذا انہوں نے کوئی لعارض نہ کیا اور یہودیوں نے خزانہ خوشی اور عید کے موقع کے لئے سنت بنالیا۔ یہودیوں کی لوزانہ کی یدعا بھی ہوتی تھی۔

''اے سہارے مصبو داور باپ تو ہم سے مصیبت کر، تو می مسلم کو بچانے والا ہے وہ اپنے نفسوں کو خوشہ کہتے اور تمام لوگوں کو اس کا کانٹا جو اس خوشہ کے ارد گرد انگور کی حفاظت کے لئے ہوتا ہے مزید وہ یہ دعا بھی کرتے ہیں۔اے ہمارے رب تو نیند سے بیدار ہو جا تو کتنا سوئے گا اس طرح وہ رب کی تعریف کر کے طیش دلاتے ہیں۔(9)

یہود اور نصاری کے مقابلے میں مومن نماز اور دعا کرنے سے پہلے اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف کرنا نجاست دور کرتا ہے پھر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے اللہ تعالیٰ بڑائی و بزرگی اور اسکی شان بیان کرتا ہے۔ یمو یہ کہتا ہے کہ اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں تو ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کا راستہ جس کا تو نے انعام کیا اور گمراہ لوگوں کے راستے سے بچا اور ان کے راستے سے بھی جن پر تیرا غضب ہو مومن اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی سے دوران دعا نماز کلام نہیں کرتا نہ ہی حدث کرتا ہے اور نہی

اپنے سامنے کوئیایسی تصویر رکھتا ہے جس کے سامنے عاجزی اور انکساری کرے دَعَا ،یَدعُو کا مصدر ہے جس کے معنی میں پکارنا، بلانے ،مانگتایا سوال کرنا مگر ہذا کبھی بغیر نام لئے کی جاتی ہےاور دعا میں نام لیا جاتا ہے جیسے یا اللہ اور کبی دعا کا استعمال ہذا کی جگہ اور ہذاء کا ستعمال دُعا کی جگہ کیا جاتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارا شاد ہے۔

''اور کافروں کا مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی ان جانوروں کو پارے جو پکار اور آواز کے سوا اور کچھ نہیں سنتے اور برے ، بہرے ، اندھے اور گونگے ہیں اس لئے نہیں سمجھتے ۔(10)

کبھی دعا کا استعمال تسمیہ یعنی نام رکھنے اور نام لینے کے معنی میں بھی ہوتے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھراؤ جیسا تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔(11)

دعا مانگنےاور قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ رزق حلال کمایا اور کھایا جائے اور مکمل یقین سے دعا کی جائے دوران دعا یکسوئی ہونی چاہئے گناہ یا رشتہ دوروں اور مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہنچانے کے لئے دعا نہیں کرنی چاہیئے ناممکن چیز کے حصول کے لئے دعا نہ ی جائے ایسا کرنا ناجائز اور بے ادبی ہے

دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے شرو درمیان اور آخرت میں دورد شریف پڑھا جائے۔

بائبل میں تصور دعا:۔

بائبل اہل کتاب کی کتابون کے مجموعہ کا انام ہے۔اس کے دو حصے ہیں عد عتیق Old Testament اور عہد جدید New Testament اہل کتاب علماء نے اپنی کتابوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔(1) وہ کتابین جو بائبل میں شامل کی گئی ہیں۔

''39'' کتابیں میں لیکن یہودی ان کتابوں کی تعداد بائیس (22) بتاتے ہیں ان کے نزدیک دو دو کتابیں ایک ایک میں موجود دور کے یہود بتاتے ہیں۔اور مسیحی کا بڑا فرقہ کھیتو لک ہے وہ عہد عتیق کی 46 کتابیں بتاتے ہٰں سر سید احمد خان کی تحقیق اہل کتاب کی کتابوں کے بارے میں یوں ہے

۔

(2) اہل کتاب کی کچھی ایسی بھی تھیں جو صحیح تھیں اور اب موجود نہیں ہیں ان کی تعداد 16 کتابیں بتائی ہیں

(3) کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جن علماء کے آپس میں اختلاف کی وجہ سے بائبل میں شامل کیا گای ان کتابوں کے بارے میں کوئی مصدقہ دلائل نہیں

ملے آیا نہ کتابیں صحیح ہیں یا جعلی ہیں ان کی تعداد 31 بتائی گئی ہے۔

سر سید احمد خان کے نزدیک عہد عتیق Old Testament کی کتابوں کی تعداد تقریباً 93 بنتی ہے۔

عہد جدید کے بارے میں ان کی یہ رائے ہے پہلی قسم کی کتابیں چار (4) تھیں اور دوسری قسم کی کتابیں کل 34 تھیں ان کتابوں کے علاوہ حواریوں نے کچھ کتابیں خود لکھیں اور مسیحیوں نے ان کو عہد جدید میں شامل کا لیا اور کچھ کتابوں کو خارج کر دیا پہلی قسم کی کتابوں کو تعداد 23 ہے۔

اور دوسری قسم کی کتابوں کی تعداد 90 بتائی گئی ہے عہد نامہ جدید کی 8 کتابیں ایسے بتائی گئی ہیں جو خود حضرت مسیح علیہ اسلام کی طرف منسوب ہیں دور حاضر میں یہودی عہد عتیق کو مانتے ہیں اور 24 کتابیں ان کے نزدیک صحیح ہیں مگر مسیحیوں کے دو بڑے فرقے رومن کھیتو لک اور پروٹیسنٹ ہیں رومن کھیتو لک بائبل کے دونوں حصوں کی 74 کتابوں کو صحیح تسلیم کرتے ہیں اور پروٹیسنٹ بائبل کے دونوں حصوں میں سے 66 کتابوں کو درست تسلیم کرتے ہیں (12)۔

موجودہ بائبل میں تقریباً 85 طبع زاد دعاؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ان کے علاوہ تقریباً 60 مکمل زبور میں ہیں جو تمام مناجات ہیں اور 14 مزید زبور کے حصے ایسے ہیں جن کو دعا کہا جا سکتا ہے۔عہد نامہ جدید کے مخصوص حوالوں میں دعا کی تعلیم درج ہے اس تعلیم کا سرچشمہ اور ماخذ بقول مسیحی علماء حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیمات ہیں۔بائبل کے بیان کے مطابق دعا کے لئے کوئی مخصوص جسمانی وضع مقرر نہیں ہے۔ہاتھ اُٹھانا، کھڑے ہونا، گھٹنے ٹیک کر ہاتھ اُٹھانا،سرنگوں ہوکر سر گھٹنوں کے بیچ کر لینا۔منہ کے بل گر کر ہاتھ پھیلانا، ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھانا، راکھ پر بیٹھ کر یروشیلم کی طرف منہ کرنا، کوہ مقدس کی طرف منہ کرنا نیز اوقات دعا پر بھی پابندی نہیں ہے۔

''قاموس الکتاب میں عہد عتیق اور عہد جدید میں دعا کے متعلق یوں تحقیق کی گئی ہے''۔

''کتاب مقدس میں دعا ایک عبادت ہے جس میں ہر وہ طریقہ شامل ہے جو انسانی روح خدا تک رسائی کے لئے استعمال کرتی ہے خدا کی تمجید کرنا، اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا،خدا کی حمد کرنا۔التجاء کرنا، انسان اس لیئے دعا کرتا ہے کیونکہ پہلے خدا نے اس کے دل کو چھوا ہے۔۔۔بائبل کی تعلیم خدا کی ذات پر زور دیتی ہے اور اس پر کہ انسان خدا کے ساتھ نجات یا عہد کے رشتے میں منسلک ہو اور اس رشتے کے فرائض اور حقوق پر قائم رہے۔۔۔(13)

بزرگوں کے زمانہ میں خدا کا نام لینا دعا تھا خدا ہمیشہ اپنی مرضی پوری کرنے کو آزاد ہے اسی لئے بعض سفارشی دعاؤں کا تذکرہ کیا گیا جو قبول نہیں ہوئیں۔ نبی کی سفارش سے خدا آفت روک لیتا ہے، یرمیاہ نبی کو بنوا اسرائیل کی شفاءت سے روکا گیا اور لوط کی سفارش سنی گئی۔ اور ابراہام، موسی، ایوب کی سفارشیں کامیاب ہوئیں۔

بائبل میں دُعا ایک جبلی فعل نہیں بلکہ اس کی تحریک روح اور سچائی سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ یوحنا میں بیان ملتا ہے۔

''خدُا روح ہے اور ضرُور ہے کہ اُس کے پرستار رُوح اور سچائی سے پرستیش کریں''۔(14)

یسعیاہ کے مطابق خدا سب دعائیں قبول نہیں کرتا۔ بلکہ دعاؤں کو نیک کاموں سے مشرُوط کر دیتا ہے۔

'جب تم اپنے ہاتھ پھیلاؤ گے تو میں تم سے آنکھ پھیر لوں گا ہاں جب تم دُعا پر دُعا کرو گے تو میں نہ سنوں گا۔(15)

بزرگوں کے دور میں خدا کا نام لینا بھی دُعا تصور کیا جاتا تھا جیسا کہ پیدائش میں ہے۔

''اور سیت کے ہاں بھی ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام اس نے اَنوس رکھا

اس وقت سے لوگ یہوواہ کا نام لے کر دُعا کرنے لگے۔(16)

پروٹسٹنٹ ترجمہ میں ان حوالوں میں جہاں بھی لفظ دعا آیا ہے وہاں عبرائی زبان میں ''نام لینا'' مراد ہے۔یعنی خدا کا پاک نام لینا ہی ایک دُعا اور خدا سے مدد کی درخواست ہے اسی وجہ سے اس زمانے کی دعا میں سادگی اور بے تکلفی پائی جاتی ہے۔جیسا کہ پیدائش میں بیان ہے۔

''ابرام نے کہا اے خداوند خدا تو مجھے کیا دے گا'' (17)

اس دعا کا قربانی کے ساتھ بھی قریبی تعلق معلوم ہوتا ہے۔

''یعنی وہ مقام جہاں اُس نے شروع میں قربان گاہ بنائی تھی اور وہاں ابرام نے خداوند سے دُعا کی''(18)

''اس نے وہاں مذبح بنایا اور خداوند سے دُعا کی اور اپنا ڈیرہ وہی لگا لیا''۔(19)

بائبل کے مطابق منت بھی دعا ہے۔جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ اسلام سے منسوب ہے کہ انہوں نے منت مانگی کہ اگر خدا اس کی دُعا قبول کرے گا تو وہ وفادار رہے گا اور اس کی خدمت کرے گا۔

''اور یعقوب نے منت مانی اور کہا اگر خدُا میرے ساتھ رہے اور جو سفر میں کر رہا ہوں اس میں میری حفاظت کرے اور مجھے کھانے کو روٹی اور

پہننے کو کپڑا دیتا رہے اور میں اپنے باپ کے گھر سلامت لوٹ آؤں تو خداوند میرا خدا ہوگا اور یہ پتھر جو میں سُتون کھڑا کیا ہے خدُا کا گھر ہوگا اور جو کچھ تو مجھے دے گا اس کا دسواں حصہ ضرور بہی تجھے دیا کروں گا۔ (20)

بنواسرائیل کی اسیری سے پہلے کے زمانہ میں سفارشی دعاؤں کا رواج تھا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ اسلام سے منسوب دُعا میں تذکرہ موجود ہے۔

''تب موسیٰ نے خداوند اپنے خداوند کے آگے منت کر کے کہا اے خداوند کیوں تیرا غضب اپنے لوگوں پر بھڑکتا ہے جنکو تو قوتِ عظیم اور دست قوی سے ملک مصر سے نکال کر لایا، مصری لوگ یہ کیوں کہنے پائیں کہ وہ اُنکو بُرائی کیلئے نکال لے گیا تا کہ اُنکو رُوی زمین پر سے فنا کر دے۔ سو تُو اپنے قہر و غضب سے باز رہ اور اپنے لوگوں سے اِس بُرائی کرنے کے خیال کو چھوڑ دے تو اپنے بندوں ابرام اور اضحاق اور یعقوب کو یاد کر جن سے تُو نے اپنی ہی قسم کھا کر یہ کہا تھا کہ میں تمھاری نسل کو آسمان کے تاروں کی مانند بڑھاؤں گا اور یہ سارا ملک جس کا میں نے ذکر کیا ہے تمھاری نسل کو بخشوں گا کہ وہ سدا اُسکے مالک رہیں۔ (21)

اس کے علاوہ استثناء کے باب 30 کا زیادہ تر حصہ سفارشی دُعا پر مبنی ہے۔ اسی طرح حضرت ہارون علیہ اسلام کی طرف منسوب دعا کا تذکرہ یوں

کیا گیا ہے۔

''اور خدُاوند نے موسیٰ سے کہا کہ ہارون اور اُسکے بیٹوں سے کہہ کہ تم بنی اسرائیل کو اِس طرح دُعا دیا کرو تم اُن سے کہنا خداوند تجھے برکت دے اور تجھے محفوظ رکھے خداوند اپنا چہرہ تجھ پر جلوہ گر فرمائے اور تجھ پر مہربان رہے خداوند اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کرے اور تجھے سلامتی بخشے اِس طرح وہ میرے نام کو بنی اسرائیل پر رکھیں اور میں ان کو برکت بخشوں گا۔(22)

حضرت سلیمان علیہ اسلام کی طرف منسوب دُعا کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے۔

''(سلیمان نے کہا) اے خداوند اسرائیل کے خدُا تیری مانند نہ تو اُوپر آسمان میں نہ نیچے زمین پر کوئی خدُا ہے تو اپنے اُن بندوں کے لئے جو تیرے حضور سارے دل سے چلتے ہیں عہد اور رحمت کو نِگاہ رکھتا ہے تو نے اپنے بندہ میرے باب داؤد کے حق میں وہ بات قائم رکھی جسکا تُو نے اُس سے وعدہ کیا تھا تو نے اپنے منہُ سے فرمایا اور اپنے ہاتھ سے اُسے پُورا کیا جیسا کہ آج کا دِن ہے۔ سو اب اے خداوند اسرائیل کے خدا تُو اپنے بندہ میرے باب داؤد کے ساتھ اُس قول کو بھی پُورا کر جو تو نے اس سے کہا تھا (۔۔۔،۔۔۔) اے اسرائیل کے خدا تیرا وہ قول سچا ثابت کیا جائے جو تو نے

اپنے بندہ میرے باب داؤد سے کیا۔ (23)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دُعا کا تذکرہ تک بھی کیا گیا۔ پھر دُعا کی قبولیت کا ذکر کیا گیا۔ (24)

''جب سلیمان خداوند سے یہ سب مناجات کر چُکا تو وہ خداوند کے مذبح کے سامنے سے جہاں وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے ہوئے گھٹنے ٹیکے تھا اُٹھا اور کھڑے ہو کر اسرائیل کی ساری جماعت کو بلند آواز سے برکت دی اور کہا خداوند میں نے اپنے سب وعدوں کے موافق اپنی قوم اسرائیل کو آرام بخشا مبارک ہو کیونکہ جو اچھا وعدہ اُس نے اپنے بندہ موسیٰ کی معرفت کیا اس میں سے ایک بات بھی خالی نہ گئی خداوند بھی ہمارے ساتھ رہے جیسے وہ ہمارے باپ دادا کے ساتھ رہا اور نہ ہم کو ترک کرے نہ چھوڑے تا کہ وہ ہمارے دلوں کو اپنی طرف مائل کرے کہ ہم اُسکی سب راہوں پر چلیں اور اُسکے فرمانوں اور آئین اور احکام کو اس نے ہمارے باپ دادکو دیئے ہیں۔ (25)

حضرت حزقیاہ علیہ اسلام کی طرف منسوخ دعائیں بھی سفارشی ہیں۔

''حزقیاہ نے سفیروں کے ہاتھ سے نامہ لیا اور اُسے پڑھا اور حزقیاہ نے خداوند کے گھر میں جا کر اُسے خداوند کے حضور پھیلا دیا اور حزقیاہ نے

خداوند کے حضور یوں دُعا کی کہ اے خداوند اِسرائیل کے خدُا کروبیوں کے اُوپر بیٹھنے والے تو ہی اکیلا زمین کی سب سلطنتوں کا خدُا ہے تو ہی نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اے خداوند کان لگا اور سُن اے خدُاوند اپنی آنکھیں کھول اور دیکھ اور سنحیرب کی باتوں کو جن سے زندہ خدا کی توہین کرنے کیلئے اُس نے اِس آدمی کو بھیجا ہے سُن لے۔ اے خداوند !اسُور کے بادشاہوں نے درحقیقت قوموں کو ان کے ملکوں سمیت تباہ کیا اور اُنکے دیوتاؤں کو آگ میں ڈالا کیونکہ وہ خدُا نہ تھے بلکہ آدمیوں کی دستکاری یعنی لکڑی اور پتھر تھے اس لئے انہوں نے اُنکو نابود کیا ہے۔ سو اب اے خداوند ہمارے خدا نیک تیری مِنت کرتا ہوں کہ تُو ہم کو ہم اُسکے ہاتھ سے بچا لے تا کہ زمین کی سب سلطنتیں جان لیں کہ تو ہی اکیلا خداوند خدا ہے۔ (26)

بائبل میں کچھ ایسی دعاؤں کا تذکرہ ملتا ہے جو خداوند نے قبول نہیں کیں۔ جیسا کہ عاموس نبی کی طرف منسوب ہے کہ خداوند نے انھیں خواب میں بتایا کہ نبی اسرائیل پر ٹڈیوں اور آگ کی آفت آنے والی ہے۔

عاموس کا کلام اِسرائیل کی بابت بھونچال سے دو۲ سال پہلے رویا میں نازل ہوا۔

''خداوند یوں فرماتا ہے کہ غزہ کے تین بلکہ چار گناہوں کے سبب

سے میں اس کو بے سزا نہ چھوڑوں گا کیونکہ وہ سب لوگوں کو اِسیر کر کے لے گئے تا کہ ان کو اُدوم کے حوالہ کریں۔''(27)

بائبل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے عاموس نبی کی سفارش پر خدا نے آفات نہ بھیجی مشکلات آفات اور مصیبات تو روک گئیں اور بنو اسرائیل اسیر ہو گئے۔

بائبل کے بیان سے یوں بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے یرمیاہ نبی کو بنو اسرائیل کی شفاعت کرنے سے منع کیا تھا۔

''پس تُو ان لوگوں کے لئے دعا نہ کر اور انکے واسطے آواز بلند نہ کر اور مجھ سے منت اور شفاعت نہ کر کیونکہ میں تیری نہ سنوں گا۔(28)

''پس تو ان لوگوں کے لیے دُعا نہ کر اور نہ انکے واسطے اپنی آواز بلند کر اور نہ منت کر کیونکہ جب یہ اپنی مصیبت میں مجھے پکاریں گے میں انکی نہ سنو گا''۔(29)

لیکن یہ بھی بیان ملتا ہے کہ حضرت لوط علیہ اسلام سے منسوب دُعا قبول کی گئی جب فرشتے سروم آئے اور حضرت لوط علیہ اسلام کو وہاں سے فوراً

نکلنے کو کہا کیونکہ اُس بدکار شہر کا برباد کیا جانا مقرر ہو چکا تھا تو اس وقت انہوں نے یوں دُعا کی۔

''اے میرے خداوند کیسا نہ کرد یکھ تُو نے اپنے خادم پر کرم کی نظر کی ہے اور اِس سے بڑا افضل کیا کہ کہ میری جان بائی میں پہاڑ پر نہ جا سکتا کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ پر مصیبت آپڑے اور مِلک مر جاؤں دیکھ یہ شہر ایسا نزدیک ہے کہ وہاں بھاگ سکتا ہوں اور یہ چھوٹا بھی ہے اجازت ہو تو ملک وہاں چلا جاؤں وہ چھوٹے سا بھی ہے اور میری جان بچ جائے گی اُس نے اُس سے کہا کہ دیکھ میں اِس بات میں بھی تیرا لحاظ کرتا ہوں کہ اِس شہر کو جسکا تو نے ذکر کیا جب تک کہ تُو وہاں پہنچ نہ جائے اسی لئے اس شہر کا نام ضغرُ کہلاتا (۔۔۔،۔۔۔) برسائی اور اُس نے اُن شہروں کو اس اُس ساری لڑائی کو اور اُن شہروں کے سب رہنے والوں کو اور سب کچھ جو زمین سے اُگا تھا غارت کیا مگر اسکی بیوی نے اُسکے پیچھے سے مُڑ کر دیکھا اور وہ نمک کا ستوں بن گئی۔(30)

بائبل میں حضرت ابراھیم علیہ اسلام کی دعا کا تذکرہ ملتا ہے۔ایک دُعا انہوں نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ اسلام کے حق میں مانگی تھی۔

''اور اسماعیل کے حق میں بھی میں تیری دعا سُنی دیکھ ئیں اسے برکت

دوں گا اور اسے برومند کروں گا اور اسے بہت بڑھاؤں گا''۔(31)

بائبل کے مطابق حضرت ابراھیم علیہ اسلام کی دُعا سے حرار کے بادشاہ ابی ملک کو اللہ تعالیٰ نے اولاد سے نوازا تھا۔

''تب ابرہام نے خدا سے دُعا کی تو خدا نے ابی ملک اور اس کی بیوی اور اسکی لونڈیوں کو شفاء بخشی اور ان کے اولاد ہونے لگی۔(32)

حضرت یعقوب علیہ السلام کی دعا کا تذکرہ بھی بائبل میں موجود ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دُعا کے بدلے میں ان کی تنگی دور کی پھر کتاب خروج میں حضرت موسیٰ علیہ اسلام اور حضرت ہارون علیہ اسلام کی دعاؤں کا ذکر ہوا ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ اسلام کو دُعا کا طریقہ سکھایا گیا۔

''اور خداوند! نے موسیٰ سے کہا ہارون اور اس کے بیٹوں سے کہہ کہ تم بنی اسرائیل کو اس طرح دعا دیا کرنا کہ ان سے کہنا خداوند تجھے برکت دے اور تجھے محفوظ رکھے''۔(33)

بائبل کے بیان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جو غضب کی آگ بھڑکائی تھی وہ حضرت موسیٰ علیہ اسلام کی دعا سے بجھ گئی۔

''تب لوگوں نے موسیٰ سے فریاد کی اور موسیٰ نے خداوند سے دعا کی تو آگ بُجھ گئی''۔(34)

بائبل کے مطابق اللہ تعالیٰ سے جب بھی دعا کریں وہ سنتا ہے۔مزید شکرانے کے طور پر سجدہ کر کے دعا مانگنے کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔جیسا کہ ابراہیم کے کوہستانی ملک میں القانہ کی بیوی حنہ نے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بیٹا عطا کیا تھا اس نے شکرانے کے لیے اللہ کے حضور سجدہ کیا تھا۔

''میں نے اس لڑکے کے لیے دعا کی تھی اور خداوند نے میری مراد جو میں نے اس سے مانگی پوری کی۔اسی لیے میں نے بھی اسے خداوند کو دے دیا یہ اپنی زندگی بھر کے لیے خداوند کو دے دیا گیا تب اس نے وہاں خداوند کے آگے سجدہ کیا''۔(35)

بائبل میں یہ بیان بھی ملتا ہے کہ حضرت الیشع نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی جوانہوں نے دروازہ بند کر کے کی تھی جس سے مردہ بچہ زندہ ہو گیا تھا اور اندھے کو بینائی ملک گئی تھی۔حضرت داؤد علیہ السلام ،حضرت سلیمان علیہ السلام اور یسعیاہ نبی کی دعا کا تذکرہ بھی بائبل میں ملتا ہے۔مزید نحمیاہ بن حکیاں کی دعا کا ذکر بھی بائبل میں ہے۔

''جب میں نے یہ باتیں سُنی تو بیٹھ کر رونے لگا اور کئی دنوں تک ماتم کرتا رہا اور روزہ رکھا اور آسمان کے خدا کے حضور دعا کی''۔(36)

زبور میں حضرت داؤد علیہ اسلام کی دعاؤں کا تذکرہ کثرت سے ملتا ہے۔(37)

''جب میں پکاروں تو مجھے جواب دے اے میری صداقت کے خدا (زبور۴:۱)،اے میرے خداوند!تو صبح کو میری آواز سنے گا میں سویرے بھی تجھ سے دُعا کر کے انتظار کروں گا''۔(38)

''اے میرے خداوند!تو صبح کو میری آواز سنے گا میں سویرے بھی تجھ سے دُعا کر کے انتظار کروں گا''۔(38)

''خداوند نے میری منت سُن لی، خداوند میری دعا قبول کرلے گا''۔(39)

''اے خداوند میری دعا سُن ،میری فریاد پر کان لگا میرے آنسو کو دیکھ کر خاموش نہ رہ کیونکہ میں تیرے حضور پردیسی اور مسافر ہوں جیسے میرے سب باپ دادا تھے''۔(40)

''جو کان پھیر لیتا ہے کہ شریعت کو نہ سنے اس کی دعا بھی نفرت انگیز ہے''۔(41)

بائبل میں گھٹنے ٹیک کر خدا کے حضور دعا مانگنے کا ذکر ملتا ہے۔

''اور جب دانی ایل معلوم کیا کہ اس نوشتہ پر دستخط ہو گئے تو اپنے گھر

میں آیا اور اس کوٹھری کا دریچہ یروشلیم کی طرف کھلا تھا وہ دن میں تین مرتبہ حسب معمول گھٹنے ٹیک کر خدا کے حضور دعا اور اسکی شکر گزاری کرتا رہا''۔(42)

حضرت یونس علیہ اسلام سے منسوب دعا کہ انہوں نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی اور خدا نے اُن کو بچالیا۔

''اور خداوند نے مچھلی کو حکم دیا اور اس نے یوناہ کو خشکی پر اُگل دیا''۔(43)

حضرت مسیح علیہ اسلام کے شاگرد دعا کی اہمیت اور ضرورت کے بارے میں اکثر سنتے رہتے تھے۔ بلکہ وہ ان کو ازمائش سے بچنے کیلئے انہیں دعا کیلئے کہتے تھے۔

''جب دعا سے اُٹھ کر شاگردوں کے پاس آیا تو انھیں غم کے مارے سوتے پایا اور اُن سے کہا تم سوتے کیوں ہو! اُٹھ کر دُعا کرو تا کہ آزمائش میں نہ پڑو''۔(44)

''ہر وقت خوش رہو بلا ناغہ دعا کرو''۔(45)

''پس میں تم سے کہتا ہوں مانگو تو تمھیں دیا جائے گا ڈھونڈو تو پاؤ گے دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمھارے واسطے کھولا جائے گا کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اسے ملتا

ہے۔اور جوڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے۔اور جوکھٹکھٹاتا ہے اس کے واسطے کھولا جاتا ہے"۔(48)

یسعیاہ کی کتاب میں دعا کے بارے میں بتایا گیا کہ خداوند! بہت ہی جلد پکار کوسنتا ہے۔

"اور یوں کہ میں انکے پکارنے سے پہلے جواب دوں گا اور وہ ہنوز کہہ نہ چکے ہوں گے کہ میں سُن لوں گا"۔(49)

بائبل میں ایک جگہ دعا کو باہمی محبت کا زریعہ قرار دیا ہے۔

"اے بھائیو! تمھارے بارے مین ہر وقت خدا کا شکر کرنا ہم پر فرض ہے۔اور یہ اس لیے مناسب ہے کہ تمھارا ایمان بڑھتا جاتا ہے اور تم سب کی محبت آپس میں زیادہ ہوتی جاتی ہے"۔(50)

قرآن مجید میں تصور دُعا

جب سے حضرت آدم علیہ السلام نے اس کرۂ ارض پر قدم رکھا ہے۔ اسی دن سے بنی نوع انسان کسی نہ کسی الجھن، مشکل یا مصیبت میں گرفتار رہتا ہے۔انسان اپنی مشکل یا مصیبت کو ختم کرنے کیلئے کوئی سہارا تلاش کرنا جب اس کی منصوبہ بندی ناکام، وسائل بے فائدہ اور علم وحکمت کی تمام قندیلیں بجھتی نظر آتی ہیں اور اس کے تعلقات بے کار اور ماند پڑ جاتے ہیں۔تو پھر

انسان کو کسی مافوق الفطرت ہستی کا ادراک ملتا ہے۔ کوئی اس کو بھگوان کا نام دیتا ہے۔ کسی نے ایشور یا پرماتما اور کسی نے باپ کا نام دیا۔ ہر کسی نے اپنی ضرورت کے مطابق قدرت و رحمت کو مختلف نام دیئے۔ حالانکہ وہ اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ اسلام میں اس ذات کا ذاتی نام اللہ ہے۔ قرآن مجید اللہ کا بے مثل کلام ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی و رسول ہیں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی قدرتوں رحمتوں اور بے پایاں برکتوں سے بھرپور ہے یہ حقیقت ہے کہ جس کسی کو اس ذات سے فیض یاب ہونے کا موقع مل گیا وہ تمام دوسرے واسطوں اور زریعوں سے مستغنی ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے زریعے مخلوق کو بلاتا ہے کہ کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ اُس دیا جائے اور جو مانگتا ہے اُس کی سنی جاتی ہے اور اُس کو دیا جاتا ہے۔

جنت سے اخراج کے بعد حضرت آدم علیہ سلام نے اللہ تعالیٰ سے رحم و مغفرت کی دعایوں کی۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم نے اپنے او پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم یقیناً نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔ (51)

حضرت نوح علیہ اسلام نے بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مدد درخواست

یوں کی۔

ترجمہ: اے میرے رب مجھے مدد دے اس لیے کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔(52)

دوسرے موقع پر یوں عرض کیا۔

ترجمہ: اے میرے رب میرا بیٹا میرے اہل سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔(53)

پھر اللہ سے التجا کی کہ اے اللہ تو میری مدد نہ کرے تو مجھے نقصان ہوگا جس ذکر قرآن مجید میں یوں کیا گیا ہے۔

ترجمہ: اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے ایسا سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں اور گر تُو میری حفاظت نہ کرے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں نقصان اٹھانے والوں سے ہوں گا۔(54)

ایک مرتبہ حضرت نوح علیہ اسلام نے اللہ کی بارگاہ میں فیصلہ کرنے کیلئے یوں دُعا کی۔

ترجمہ: اُن کے درمیان کُھلا فیصلہ کر اور مجھے اور انھیں جو مومنوں میں سے میرے ساتھ ہیں نجات دے۔(55)

حضرت نوح علیہ سلام اللہ تعالیٰ کو مدد کیلئے پکارا۔

ترجمہ: سو اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ میں مغلوب ہوں تو میری مدد فرما۔(56)

حضرت نوح علیہ اسلام نے کفار کی ہلاکت کیلئے یوں دعا کی۔

ترجمہ: اے میرے رب زمین پر کافروں میں کوئی بسنے والا نہ چھوڑ اگر تُو اُنھیں چھوڑ دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور اُن کی اولاد بھی سوائے بدکار ناشکروں کے نہ ہوگی۔(57)

حضرت ابراھیم علیہ اسلام نے مکہ شہر کو امن کا شہر بنانے کیلئے اللہ کی بارگاہ میں یوں التجاء کی۔

ترجمہ: اے میرے رب اس کو امن والا شہر بنا دے اور اس کے رہنے والوں پھلوں سے رزق دے جو کوئی اُن میں سے اللہ اور پیچھے آنے والے دن پر ایمان لائے۔.(58)

حضرت ابراھیم علیہ اسلام نے اللہ سے التجاء کی کہ انھیں نیک اولاد عطا کرے۔

ترجمہ : میرے رب مجھے (اولاد) عطا فرما (جو) نیکوکاروں میں سے ہو۔(59)

حضرت ابراھیم علیہ اسلام نے اپنے دشمنوں سے حفاظت اللہ کی

بارگاہ میں یوں کی۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری طرف انجام کار پھر کر آنا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں اُن لوگوں (کے ہاتھ) سے جو کافر ہیں دُکھ نہ پہنچا اور اے ہمارے رب ہمارے حفاظت فرما تُو غالب حکمت والا ہے۔ (60)

حضرت ابراھیم علیہ اسلام اور حضرت اسماعیل علیہ اسلام نے اللہ کی بارگاہ میں اکٹھے جو دعا کی تھی وہ قبول ہوئی اور اُس کے بارے میں خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اُن کی دعا کا نتیجہ ہوں۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما تو سننے والا جاننے والا ہے اے ہمارے رب ہم کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری نسل سے ایک گروہ اپنا فرمانبردار (بنا) اور ہمیں ہمارے حج کے اعمال بنا اور ہم پر رحمت سے توجہ فرما تُو رحمت سے توجہ فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے اے ہمارے رب اور ان میں سے ہی۔ ایک رسول اُٹھا جو ان پر تیری آیات پڑھے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور اُن کو پاک کرے تُو غالب حکمت والا ہے۔ (61)

حضرت لوط علیہ اسلام نے اللہ کی بارگاہ میں اپنی قوم جو فسادی تھے اپنے اہل و اعیال کو محفوظ رکھنے کی دعا کی۔

ترجمہ: اے میرے رب مجھے اور میرے اہل کو اس سے نجات دے جو یہ کرتے ہیں۔(62)

ترجمہ: میرے رب مجھے فساد کرنے والی قوم کے خلاف مدد دے۔(63)

حضرت یوسف علیہ اسلام نے ہر حال میں اللہ کی بارگاہ میں راضی رہنے اور جاہل لوگوں کے فتنہ سے بچنے کی دعا کی اور ہر حال میں اللہ شکر ادا کیا۔

ترجمہ: میرے رب قید مجھے اس سے زیادہ پسند ہے جس کی طرف یہ مجھے بلاتے ہیں اور اگر تُو ان کی چال کو مجھ سے نہ پھیر دے تو میں اُن کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔(64)

ترجمہ: ''اے میرے رب، تو نے مجھ کو حکومت میں سے حصہ دیا اور مجھ کو باتوں کی تعبیر کرنا سکھایا۔اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو میرا کارساز ہے۔دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی مجھ کو فرماں برداری کی حالت میں وفات دے اور مجھ کو نیک بندوں میں شامل فرما۔(65)

حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے اپنا سینہ اور زبان کی گرہ کھولنے اور اللہ کو یاد کرنے کے بارے میں یوں دعا کی۔

ترجمہ: اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور میرا کام میرے لیے آسان کر

دے اور میری زبان کی گرہ کھولدے تا کہ میری بات کو سمجھ لیں اور میرے ساتھیوں میں سے ایک میرا بوجھ بٹانے والا بنا دے ہارون میرا بھائی میری قوت کو اس کے ساتھ مضبوط کر اور میرے کام میں اسے شریک کرتا کہ ہم تیری بہت تسبیح کریں اور تجھے بہت یاد کریں تُو ہمیں ہر حال میں دیکھتا ہے۔(66)

حضرت شعیب علیہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کے اور اُن کی قوم کے درمیاں فیصلہ کرنے کی درخواست کی۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور تُو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔(67)

حضرت ایوب علیہ اسلام نے اپنی تکلیف میں اللہ تعالیٰ کو پکارا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا سنی اور صحت مند ہو گئے۔

ترجمہ: جب اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تُو رب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے تو ہم نے اس کی (دُعا) قبول کی اور جو اُسے تکلیف تھی وہ دُور کر دی۔(68)

حضرت یونس علیہ اسلام نے اپنی مشکلات اور پریشانی میں اللہ تعالیٰ کو پکارا اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا سنی اور انہیں مصیبتوں سے نجات دی۔

ترجمہ: پس اُس نے مشکلات میں پُکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک

ہے میں اپنے (اوپر) ظلم کرنے والوں میں ہوں سو ہم نے اس کی (دُعا) قبول کی اور اُسے غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔(69)

حضرت سلیمان علیہ اسلام نے اللہ تعالی کی عنایت کردہ نعمتوں کا شکر ادا کیا اور اللہ کی بارگاہ میں مزید عطا کرنے کی دعا کی۔

ترجمہ: اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ تیری نعمت کا شکر کروں جو تُو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کیا اور کہ میں اچھے عمل کروں جن سے تُو راضی ہو اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے صالح بندوں میں داخل فرما۔(70)

حضرت زکریا علیہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیک اولاد کیلئے دُعا کی۔

ترجمہ: اے میرے رب اپنی قدرت سے مجھے پاکیزہ اولاد عطا فرما تو دُعا سننے والا ہے۔(71)

ترجمہ: جب اُس (زکریا) نے اپنے رب کو پُکارا میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو وارثوں سے بہتر ہے۔(72)

حضرت عیسی علیہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں من وسلوی کی دُعا کی اور اپنے رزق کی بہتری اور زیادتی کیلئے دعا کی۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے کھانا نازل کر وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے پہلوں کیلئے اور ہمارے پچھلوں کے (لیے) اور تیری طرف سے نشان ہو اور ہم کو رزق دے اور تُو ہی بہتر رزق دینے والا ہے۔(73)

حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے حواریوں نے اللہ کی بارگاہ میں ثابت قدم رہنے کیلئے یوں دُعا کی۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے نازل کیا اور رُسول کی پیروی کی پس تُو ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ۔(74)

قرآن کریم میں مزید دعائیں بیان ہوئی ہیں جن میں حصول برکت ہدایت اور رہنمائی کیلئے مصیبت کے وقت بھول چوک سے معافی، آفات سے بچنے کیلئے کفر کے مقابلے میں ثابت قدمی، دنیا اور آخرت کی بھلائی، راستی اور استقامت کیلئے مغفرت کیلئے ایمان کی حفاظت، دنیاوی وقار کیلئے، نیک اولاد کیلئے آخرت کی رسوائی سے بچنے کیلئے، مظلومیت اور لاچاری سے نجات کیلئے، فاسقوں سے چھٹکارے کیلئے، مومنین کے ساتھ حشر کیلئے، مفلسی سے نجات، مصائب سے نجات، مقدمہ میں کامیابی، انجام بد سے بچنے کیلئے نعمت کے شکرانے کیلئے، مومن بھائی کیلئے استغفار، والدین، سر سے نکلنے اور داخل ہونے کیلئے، نیک کام کے آغاز کیلئے، معاملات میں آسانی کیلئے، علم میں

اضافہ کیلئے، بیماری اور حادثہ سے نجات کیلئے، قید اور آفات سے بچنے کیلئے ،بُرے خیالات سے بچنے کیلئے، سفر میں آسانی، کینہ، بغض سے بچنے کیلئے، پل صراط سے سلامتی کی دُعا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی علم میں اضافے کی دعا بھی شامل ہے۔شریعت اسلام کی رو سے جب کوئی بندہ اللہ کی بارگاہ میں دعا کرے تو دل کو اللہ کی طرف حاضر رکھے خشوع وخضوع وسکوں قلب ورقت کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ دعائے وقت گناہ کا اقرار اور دل میں خوف وندامت پیدا ہونا ضروری ہے۔آہستہ سے دعا مانگے ۔دعا سے پہلے کوئی نیک کام کرے جیسے صدقہ دینا، روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا وغیرہ ۔قبلہ کی طرف منہ کرے، روزانو با ادب بیٹھے ۔کوشش کرے کہ دعائے الفاظ کا دل سے نکلیں اور دعائے الفاظ قرآن مجید یا حدیث شریف سے منقول ہونے چاہیں۔اور کپڑے میں چپٹے ہوئے نہ ہوں۔انگلیاں بھی ملی ہوں اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوں۔دعا سے فراغت کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے۔کسی گناہ کیلئے دعا نہ کرے۔اور حد سے نہ بڑھے ۔قبولیت دعا میں جلدی نہ کرے اور نہ ہی دعا کے وقت آسمان کی طرف دیکھے اور نہ ہی دعائے وقت گانے کی سی آواز ہو اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے مال اور خادم کیلئے بد عا نہ کرے۔شب قدر، عرفہ کا دن، رمضان المبارک کا مہینہ، جمعہ کا دن، جمعہ کی رات، آدھی رات ان اوقات

میں کی گئی دعا قبول کی جاتی ہے۔ دعا مانگنے کے وقت خوف طاری ہو اور بے اختیار رونا آجائے اور بدن کے روئیں کھڑے ہو جائیں۔ اور کبھی بے ہوشی ہو جاتی ہے اور اپنے تن بدن کی کچھ خبر نہیں رہتی اور بعد اس کے اطمینان قلب اور ایک ایک قسم کی فرحت ہو جاتی ہے اور بدن ہلکا معلوم ہونے لگتا ہے کہ گویا کندھوں سے بوجھ کسی نے اتار لیا ہے جب ایسی حالت پیدا ہو تو خدائے تعالی کی طرف سے توجہ دلی کو نہ اٹھائے اور اس کی حمد و ثناء بیان کرے ان میں اگر کوئی علامت سمجھے تو دعا قبول ہو گئی۔